سوال

شعبدہ بازوں کا طریقہ علاج

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ ایسے لوگ ہیں جو بقول ان کے شعبدہ بازی کے طبی طریقہ سے علاج کرتے ہیں جب میں کسی کے ہاں جاؤں تو وہ مجھے کہتا ہے کہ اپنا اور اپنی والدہ کا نام لکھو۔ پھر کل ہمارے پاس آنا اور جب کوئی دوبارہ ان کے جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ تجھے فلاں فلاں مصیبت آئی ہے اور اس کا علاج یہ اور یہ ہے ...ان میں سے کوئی یہ بھی کہتا ہے کہ میں کلام اللہ سے علاج کرتا ہوں ۔ ایسے لوگوں کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے اور ان کے پاس جانے کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص اپنے علاج اپنے علاج میں ایسا طریقہ استعمال کرے تو یہ اس بات پر دلیل ہے کہ وہ جنات سے خدمت لیتا ہے اور غیب کی چیزوں کے علم کا دعویٰ کرتا ہے لہذا ایسے شخص سے نہ علاج کرانا جائز ہے نہ اس کے ہاں جانا اور نہ اس سے کچھ پوچھنا درست ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کی اس جنس کے متعلق فرمایا ہے کہ :

«مَن أَتَی عرّافاً فسأَلَہ عَن شيئٍ لَم تُقبل لہ صلاۃُ أَربعِینَ لیلۃً»

جو شخص کسی غیب کی خبریں بتانے والے کے ہاں گیا اور اس سے کچھ پوچھا تو اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہ ہوگی ''

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا ہے ۔

نیز متعدد احادیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی کاہن ، عراف اور جادوگر کے ہاں جانے ، ان سے کچھ پوچھنے اور ان کی تصدیق کرنے کی ممانعت ثابت ہے ۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

«مَن أَتَی کاہناً فصدَّقہ بما یقُول؛ فقد کفَرَ بمَا أُنزِل علی محمَّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم»

''جو شخص کسی کاہن کے ہاں گیا اور اس کی بات کو سچ سمجھا تو اس نے اس چیز کا انکار کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتاری گئی ہے ''

نیز ہر وہ شخص جو علم غیب جاننے کا دعویٰ کرتا ہے ، خواہ کنکریاں مارنے سے ہو یا نشانہ بنانے سے یا زمین پر خط کھینچے سے یا مریض سے اس کا اس کی ماں یا کے اقارب کا نام پوچھنے سے ہو۔ یہ سب چیزیں اس بات پر دلیل ہیں کہ یہ ایسے لوگ یا عراف ہیں یا کاہن ، جن سے سوال کرنے اور ان کی تصدیق کرنے سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے ۔

لہذا ایسے لوگوں سے ان سے کچھ پوچھنے اوران کی ہاں علاج کرانے سے پرہیزلازم ہے۔ خواہ وہ یہ سمجھتے ہوں کہ قرآن سے علاج کرتے ہیں کیونکہ حقو باطل کی آمیزس اور فریب دہی اہل باطل کا شیوہ ہوتا ہے لہذا جو کچھ وہ کہتے ہیں اسے سچ سمجھنا درست نہیں اور جو شخص ایسے لوگوں میں سے کسی کو جانتا ہو اسے چاہیئے کہ وہ اس کا معاملہ افسران متعلقہ اور مراکز شرعیہ تک پہنچائے جو ہر شہر میں موجوہ ہوتے ہیں تاکہ ایسے لوگوں کا اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا جائے تاکہ ان مسلمان کے شر و فساد سے محفوظ رہ سکیں اوراس بات سے بھی کہ وہ لوگوں کے مال باطل طریقوں سے کھاتے ہیں۔

اوراللہ ہی مددگار ہے جس کے بغیر نہ برائی سے بچنے کی ہمت ہے اور نہ نیکی سرانجام دینے کی طاقت ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

جلد1

محدث فتویٰ